قلبِ قرآن

استاد علامہ محمد رضا حکیمی

تعلیم و تربیت کے ماہرین معتقد ہیں کہ ''مربی کامل'' وہ شخص ہے کہ جو اس بات کی خواہش اور کوشش کرے کہ اس کی زندگی ہی میں اس کے شاگرد ان نظری اور عملی حقیقتوں اور معرفتوں تک رسائی حاصل کر لیں کہ جن تک وہ پہنچ چکا ہے اور اس مرتبہ کے حامل ہو جائیں کہ جس کا وہ حامل ہو چکا ہے اور وہ ''خودسازی'' میں کمال حاصل کریں۔

شاید یہی وجہ ہے کہ امام حسینؑ نے شبِ عاشور، جب خالص اصحاب باقی رہ گئے تو اپنی دو انگلیوں کو اس باصفا و باایمان وشجاع مجمع کے سامنے رکھا اور فرمایا کہ آؤ اور میری ان دو انگلیوں کے درمیان نگاہ کرو۔ وہ دیکھتے ہیں اور جہانِ آخرت میں اپنے مقام کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ اس طرح امام ان بندگان مخلص اور مجاہدوں کو ''نفسِ مطمئنہ'' کے مقام سے اوپر لے جاتے ہیں اور اپنے باوفا اصحاب وانصار کو عالم ''مُلک'' میں ہوتے ہوئے ''ملکوت کا دیدار'' کرواتے ہیں۔ آپ انہیں ان کے موجودہ درجہ ومقام سے بلندتر درجہ ومقام تک لے جاتے ہیں۔

یہ امر اس بات کا باعث بنا کہ باطن کی بلند وبالا پرواز کے ساتھ ساتھ اصحاب میں اطمینان کی کیفیت کو مزید تقویت ملی اور ان کا ارادہ مزید مستحکم اور عزم راسخ اور واضح تر ہو گیا اور وہ تھوڑی سی جمعیت، انبوہ کثیر کے مقابل سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی مانند ڈٹ گئی اور انہوں نے جہادِ عظیم انجام دیا۔ انسانی تاریخ میں ''عاشورا'' کے نام سے بے مثال معرکہ لڑا کہ جس کی صدائے بازگشت آج تک سنائی دیتی ہے۔

امام حسینؑ ایک امام اور مربی کی حیثیت سے چاہتے تھے کہ اپنے مقام و مرتبہ یعنی "نفسِ مطمئنہ" میں سے کچھ اپنے اصحاب و انصار کو بھی عطا فرمائیں تاکہ وہ اپنی استعداد اور قابلیت کے مطابق اس دنیا میں، قبل از شہادت اس مقام پر فائز ہو جائیں۔

پیغمبر اسلامؐ کی سیرت میں بھی ہم اس بات کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ مربی اکبر انتہائی صدق وصفا کے ساتھ دین خدا کی تبلیغ کرتے ہیں قرآنی آیات کی تلاوت کرتے ہیں اور اس کی آیات پر عمل کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ نفوس خوابیدہ کو بیدار کرنے، افراد امت کی (خاص طور پر وہ افراد جو مستعد ہیں اور الٰہی تربیت کے آداب اور ظاہری و باطنی صالح اعمال کو قبول کرنے والے ہیں) کو بلند کرنے کے لیے تگ و دو کرتے ہیں۔ تاکہ ہر کوئی اپنی استعداد اور قابلیت کے مطابق ایک کامل انسان بن جائے اور معرفتِ الٰہی کے مراحل طے کرنے کے لیے پیغمبر اکرمؐ کے نقشِ قدم پر چلے اور حقیقی معنوں میں قرآنی اور محمدیؐ انسان بن جائے۔

اس موضوع کے حوالے سے ایک اہم گواہ وہ تاکید ہے جو رسول گرامیؐ نے سورہ یسین کی تلاوت کرنے اور اس کے انوار و اسرار پر غور و فکر کرنے کے بارے میں کی ہے۔

رسول خداؐ فرماتے ہیں:

"لَو ددت أنّها فِي قَلْبِ كُلِّ اِنسان مِنْ أُمَّتِي"۔

''خدا کی قسم میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ سورہ یسین میری امت کے ہر فرد کے قلب میں سما جائے اور قرآن کریم کا عاشق ہر مسلمان اس سورہ کے حقائق اور اس کی روحانی منزلت کو پالے۔ (۱)

سورہ مبارکہ یسین قلبِ قرآن ہے یعنی حیاتِ قرآن اور قرآن کریم کا نچوڑ ہے۔ جیسا کہ رسول اکرمؐ اور امام صادقؑ سے منقول احادیث میں فرمایا گیا ہے۔

"اِنَّ لِكُلِّ شَيْئٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يٰسٓ"

ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورہ یسٰین ہے۔ (۲)

اب آپ غور کریں کہ اگر قرآن کی باطنی حیات (آسمانی کتاب) انسان کی باطنی حیات میں داخل ہو جائے اور انسان سورہ یٰسں کے حقائق، تک رسائی حاصل کرے اور قلب قرآنِ آسمانی قلبِ انسانِ زمینی پر چمکے اور یہ دونوں قلب باہم منطبق ہو جائیں اور یکجان ہو جائیں تو انسان علم وقدرت اور معرفت الٰہی کے کس درجہ تک رسائی حاصل کر لے گا؟

یہی وجہ ہے کہ بزرگانِ دین، علمائے باطن اور اصحابِ ''ختومات'' سورہ یسٰین پر خاص توجہ دیتے تھے۔ انہوں نے اس سورہ کی قرائت کے کئی طریقے تعلیم کیے ہیں اور اس کے ''ختم'' کے مختلف اور متعدد طریقے بیان کیے ہیں۔

مرحوم حاجی شیخ مجتبیٰ قزوینی خراسانی علوم عقلی ونقلی اور معارف قرآن کے بزرگ علماء میں سے تھے۔

وہ خاص طور پر اسرارِ قرآنی اور ''ختوماتِ آیات'' اور ''اسماء'' کے بارے میں اہم اور وسیع اطلاعات رکھتے تھے اور عملی مراحل بھی طے کر چکے تھے۔

وہ فرماتے ہیں کہ

''جب بھی سورہ یسٓ یا اس کے کسی ختم کو پڑھو اور اس سورہ مبارکہ سے توسل کرو تو تمہاری حاجت یہ ہونی چاہیے کہ خود سورہ کی حقیقت تک پہنچا جائے۔ کیونکہ اس سورہ کو کسی دوسرے مقصد کے لیے پڑھنا زیب نہیں دیتا۔ کیونکہ دنیا کا کوئی کام اس قابل نہیں ہے کہ اس سورہ کو اس کی خاطر پڑھا جائے''۔

شیخ مجتبیٰ قزوینی کے دوست واحباب بیان کرتے ہیں کہ ان سے خاص اور اہم مشاہدات وحالات اور تصرفات کا مشاہدہ کیا گیا ہے۔ اس کے بارے میں خود شیخ فرماتے ہیں کہ

''میں نے جو کام بھی کیا ہے وہ سورہ یسین کی برکت سے کیا ہے''

چونکہ یہاں پر سورہ مبارکہ یسین کی اہمیت کا ذکر ہوا ہے اور ''قلب قرآن'' کی بات ہوئی ہے لہذا مناسب ہے کہ یہ بات بھی بیان کر دی جائے کہ اس سورہ کو پڑھنے اور اس کی ہمیشہ کے لیے تلاوت کرنے کا سب سے بہتر وقت کہ جس کا حدیث میں ذکر آیا ہے وہ رات سونے سے پہلے کا ہے۔

بہتر ہے چودہ معصومینؑ کے نام پر چودہ مرتبہ صلوات، سورت پڑھنے سے پہلے اور بعد میں پڑھی جائے اور اس کا ثواب بھی چودہ معصومینؑ کے لیے ہدیہ کیا جائے۔ بعض احادیث میں آیا ہے کہ ایک مرتبہ صبح اور ایک مرتبہ رات اس سورہ کی تلاوت کی جائے لیکن رات سونے سے پہلے، پڑھنے کے بے شمار فوائد بیان کیے گئے ہیں۔ با قاعدہ طہارت اور توجہ کے ساتھ تلاوت کی جائے تو عالم خواب میں اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ اس سورہ کی باقاعدہ تلاوت انسان کو معرفت وقربت اور محبت الٰہی کے درجات پر فائز کرنے کا باعث بنتی ہے اور برکات کا سبب بنتی ہے۔

نوٹ: اگر انسان سونے سے پہلے سورت کی تلاوت کرے اور بعد میں کوئی کام پیش آ جائے مثلاً بستر سے اٹھ کر جائے اور دوبارہ آ کر لیٹ جائے تو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ وہی پہلے والی تلاوت کفایت کرے گی۔

اگر کوئی حالت سفر میں ہو یا کسی وجہ سے نہ سونا چاہے یا نہ سو سکے تو اسے چاہیے کہ روزانہ وقت مقررہ پر اس سورہ کا ختم کرے تاکہ وظیفہ جاری رہے۔

آغاز میں شاید اس سورہ کا ہر شب پڑھنا اور اس وظیفہ کا جاری رکھنا مشکل نظر آئے لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے اور ایسا وسوسہ بھی دل میں نہ لایا جائے۔

چند مرتبہ اس کی تکرار کرنے سے آہستہ آہستہ سورت زبانی بھی یاد ہو جاتی ہے (اور خود زبانی یاد کرنا بھی) بہت اہمیت رکھتا ہے۔

ایک مدت کے بعد ممکن ہے کہ بستر پر لیٹے لیٹے ہی زبانی پڑھی جا سکے اور اس طرح وقت بھی کم لگے۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ قرآن سے دیکھ کر پڑھی جائے۔ بہتر ہے کہ پورے خشوع وخضوع کے ساتھ، پورے آداب کے ساتھ پڑھی جائے اور غور وفکر بھی کرتا جائے تا کہ اس کا ایک ایک لفظ دل میں اترتا جائے۔ اگرچہ صرف قرائت کرنے سے بھی انسان پر اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

اللهم وفقنا لما تحب وترضىٰ بحرمة وليك المهدى (عج)

حواشی

۱۔ بحارالانوار ج ۳ ص ۲۹۱ (اشاعت تہران) ج ۸۹ ص ۲۹۱ (اشاعت بیروت)

۲۔ مجمع البیان ج ۸ ص ۴۱۳

☆☆☆☆☆

بھائی کا حصہ

ایک فقیر شخص ایک امیر آدمی کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ قرآن کی آیت 'انما المومنون اخوة' (حجرات۔۱۰) مومنین ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہیں۔ کے مطابق تیری دولت میں میرا بھی حصہ ہے کیونکہ میں تیرا بھائی ہوں۔ امیر نے اسے ایک دینار دیا۔ فقیر نے کہا! اے امیر یہ بہت تھوڑی رقم ہے۔ امیر نے کہا اے درویش صرف تم ہی تو میرے بھائی نہیں ہو بلکہ ساری دنیا کے مومنین میرے بھائی ہیں، پس اگر میری دولت ان سب میں تقسیم کی جائے تو تجھے اس سے زیادہ نہ ملے گا۔